ہفتہ 3- اپریل 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

ہفتہ 3- اپریل 1999ء - 15 ذی الحجہ 1419 ہجری - 3- شہادت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 73

دوسروں کے لئے ہمدردی

حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کسی شخص کا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(بخاری کتاب الایمان باب من الایمان ان یحب لاخیہ مایحب لنفسہ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میری نصیحت یہی ہے کہ دو باتوں کو یاد رکھو۔ ایک خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ دوسرے اپنے بھائیوں سے ایسی ہمدردی کرو جیسی اپنے نفس سے کرتے ہو۔ اگر کسی سے کوئی قصور اور غلطی سرزد ہو جاوے تو اسے معاف کرنا چاہئے نہ یہ کہ اس پر زیادہ زور دیا جاوے اور کینہ کشی کی عادت بنالی جاوے۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 69)

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔ اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور میں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر میں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں اور اس کے لئے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔"

(روحانی خزائن جلد ششم صفحہ 395-396)

ہجر کے ماروں کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ کی طرف سے

عیدالاضحیہ پر اہل ربوہ کے لئے وسیع پیمانے پر دعوت طعام

29- مارچ کو عیدالاضحیہ کے بعد 31- مارچ 1999ء کا دن اہل ربوہ کے لئے خصوصی مسرت کا دن تھا۔ اس شام ساڑھے سات بجے احاطہ دفاتر لجنہ اماء اللہ میں مردوں کی اور احاطہ تحریک جدید میں خواتین کی دعوت کا اہتمام تھا۔ یہ دعوت پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے عیدالاضحیہ پر اہل ربوہ کے لئے کی گئی تھی۔ مردوں کی تعداد 4700- اور خواتین کی 500 تھی۔ اس دعوت کے شرکاء میں تمام کارکنان جماعت، ربوہ میں متعین مربیان، یتامیٰ، بیوگان، مجلس نابینا کے تمام اراکین، شہداء اور اسیران راہ مولا اور ان کے لواحقین، صدر عمومی کے ذریعے محلوں سے غرباء کی ایک بھاری تعداد (مرد وخواتین) شامل تھے۔

مرکزی میز پر صدر، صدر انجمن احمدیہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ، امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب، وکیل اعلیٰ تحریک جدید محترم چوہدری حمید اللہ صاحب، منتخب ناظر صاحبان اور وکلاء اور مختلف جماعتی اداروں کے کارکنان درجہ اول دوم اور چہارم کے نمائندگان شامل تھے۔ دیگر شرکاء نے بوفے کھانا کھایا۔ جس میں پلاؤ، قورما، زردہ اور آلو گوشت شامل تھا۔

تمام انتظامات محترم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت نے کئے ان کے خاص معاونین میں مکرم منیر احمد عارف صاحب، مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب اور مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب شامل تھے۔ دارالضیافت کے تمام کارکنان نے جملہ خدام کے ساتھ مل کر نہایت اعلیٰ اور مناسب انتظامات میں حصہ لیا۔ دعوت کے آخر پر 8 بجے کے قریب صدر، صدر انجمن احمدیہ محترم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نے دعا کرائی۔ رات کی خنکی میں ٹیوب لائٹوں کے وسیع انتظامات میں جملہ احباب کی عقیدت اور محبت دیدنی تھی۔ یہ ان کے آقا کی طرف سے مہمان نوازی تھی۔ اس کھانے کی لذت ہی نرالی تھی۔ اس تقریب کا لطف پیارے محبوب امام کی محبت سے معمور تھا۔ اللہ وہ دن بھی لائے جب ہمارا پیارا ہمارے درمیان موجود ہو اور دید کے ترسوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔ اے خدا وہ دن جلد تر لے آ۔ تیری قدرتوں کا تو کوئی بھی انتہا نہیں پا سکتا۔

حسن کارکردگی مجالس انصار اللہ پاکستان

سال 1998/1377 ہش میں زعماء اعلیٰ اور زعماء مقامی مجالس انصار اللہ پاکستان میں حسن کارکردگی کے لحاظ علم انعامی کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی فہرست حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں منظوری کے لئے بھجوائی گئی تھی۔

جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے آمین۔

1- مجلس انصار اللہ بیت الاحد لاہور اول اور علم انعامی کی حقدار
2- مجلس انصار اللہ ربوہ- دوم
3- مجلس انصار اللہ اسلام آباد شمالی- سوم
4- مجلس انصار اللہ ماڈل کالونی کراچی- چہارم
5- مجلس انصار اللہ دارالذکر فیصل آباد- پنجم
6- مجلس انصار اللہ ٹاؤن شپ لاہور- ششم
7- مجلس انصار اللہ مارٹن روڈ کراچی- ہفتم
8- مجلس انصار اللہ کریم نگر فیصل آباد- ہشتم
9- مجلس انصار اللہ مغل پورہ لاہور- نہم
10- دارالحمد فیصل آباد- دہم

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ- پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

بوقت ریٹائرمنٹ کمیوٹیشن گریجویٹی یا گولڈن ہینڈ شیک سے ملنے والی رقم پر حصہ آمد اسی وقت ادا کرنا ضروری ہے یا مجلس کارپرداز سے باقاعدہ ادائیگی کے لئے مہلت حاصل کی جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

باشرح چندہ

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"جنہوں نے اپنی آمدنی کے مطابق چندے نہیں لکھوائے ان کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے چندے اپنی آمدنیوں کے مطابق کرلیں"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

مرتبہ- حافظ عبدالحلیم صاحب

اردو کلاس کی باتیں نمبر 43

کلاس نمبر 339

روٹی کی ترکیب

جو بازار سے نان ملتے ہیں بے ہودہ سے سفید آٹے والے کچے کچے پیٹ خراب کرنے والے بے مزہ وہ بہت مہنگے ہیں ایک پاؤنڈ کے آپ کو تین ملیں گے بعض دفعہ دو ملتے ہیں ہمارے نان

سالن نہ بھی ہو تو پانی کے ساتھ آدمی اسکو کھا سکتا ہے- وہ کافی محنت کرکے فارمولے بدل بدل کے ہم نے بنائے ہیں- اس لئے آج آپ لوگوں نے فیصلہ کرنا ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ نہیں مجھے تو اچھا لگا ہے- اس کا فارمولا سن لو- سارے لنڈن والوں کی ایک مہینے کی روٹیاں چند پاؤنڈوں میں آجائیں گی اور بہترین روٹیاں ہوں گی- ہم نے یہ بھی تجربہ کیا ہے میرا داماد ہے شوکی کا میاں سیفی- وہ کہتا ہے اب میں یہی روٹی جو ہے آدھی صبح گرم کرکے اسی کے ساتھ چائے پی لیتا ہوں اور کسی اور چیز کی ضرورت ہی نہیں پڑتی اتنی مزے کی ہے ذرہ سا نمک چھڑک لیا- بہت اچھی بنتی ہے-

اسکا فارمولا سن لو- سارے اس کو لکھ لو- حضور نے فرمایا ساری دنیا والو قلمیں پکڑو فارمولے لکھو ساری جماعت کا خرچ بہت کم ہو جائے گا اور جو پاکستان والے ہیں انکو مکھن بہت مہنگا ملتا ہے اس لئے ہم نے اس کو بغیر مکھن کے بھی بنا کے دیکھا ہے- بازاری نانوں سے پھر بھی بہت بہتر ہیں لیکن اگر بغیر زیادہ خرچ کے تھوڑا سا ملا لیں تو پھر بہترین چیز بنتی ہے-

☆ براؤن آٹا چار کلو- (آٹا براؤن نہیں ہے ڈپو سے ایک آٹا ملتا ہے ہمارے روٹی پلانٹ کے جو انچارج ہیں شیخ صاحب انہوں نے یہ دریافت کیا ہے- اس کے آٹے میں خاص گندم استعمال ہوتی ہے- سفید آٹے سے بہت بہتر اور مزے میں اس سے کم نہیں ہے)

☆ اگر یہ زیادہ نہ ملے تو تین کلو براؤن آٹا اور ایک کلو خمیر والا آٹا (ایک گھنٹے کے اندر خمیر بہت اچھا اٹھے گا)

☆ نمک حسب ضرورت

اگر چار کلو براؤن آٹا لینا ہے تو ایک چمچ (کھانے کا) خمیر- یہ خمیر چار کلو میں ملا دیں- آٹے کو دودھ سے گوندھنا ہے- اگر دودھ سے نہ بھی گوندھیں تب بھی ٹھیک ہے مگر دودھ سے گوندھنا اور مکھن ڈالنا پاکستانیوں کے لئے ذرا مشکل ہوگا- کیونکہ وہاں دودھ میں پانی ملا ہوتا ہے اور پانی گندہ ہوتا ہے جو دودھ میں ملاتے ہیں میلا پانی ملاتے ہیں تاکہ رنگ کا پتہ نہ چلے پاکستانیوں کو میں یہ کہوں گا کہ جنکے پاس بھینسیں ہیں گائیں ہیں وہ انہی کا دودھ لیں- ورنہ تازہ پانی استعمال کریں- اس سے بھی ہم تجربہ کر چکے ہیں ٹھیک روٹی بنتی ہے-

وہ بھی بازاری روٹی سے بہت بہتر ہے جب آٹا گوندھیں گے تو دودھ سے گوندھیں گے اس کے بعد اس میں مکھن ملا دیں گے تین ٹکیاں چار کلو میں-

لیکن ان سب کی قیمت ہے- ایک پاؤنڈ میں 8 یا 9 روٹیاں- یہ روٹیاں اتنی سستی ہیں کہ آپ اپنے گھروں میں آئندہ یہی فارمولا بنالیں ایک تو روزانہ کی مصیبت کہ سالن اچھے پکانے ہیں یہ سب ختم- جو بچے عام طور پر روٹیاں نہیں کھاتے

انکو دوسری چیزیں پسند ہیں یہ روٹی بڑے شوق سے کھاتے ہیں- کل یا پرسوں ہم نے دو ممبرز پارلیمنٹ کی دعوت کی ہوئی تھی- انکو میں نے یہ روٹی شروع کروائی پہلے تو تھوڑا سا نخرہ کیا کہ کیسی روٹی ہے فضول- پورا کھانا کھانے کے باوجود وہ روٹی خالی کھانے لگ گئے-

کہنے لگے اتنی مزے کی ہے کہ اس کو تو آدمی ویسے ہی چباتا چلا جاتا ہے- یہ اتنا سستا فارمولا ہے کہ آپ کے کھانے کا خرچ بہت بچ جائے گا- ایک مہینے میں دس پاؤنڈ سے زیادہ عام گھروں میں خرچ نہیں ہوگا- کیونکہ سو روٹیاں بنیں گی- اور آدھی کافی ہوتی ہیں- میرے لئے تو آدھی بہت کافی ہے لیکن جنہوں نے زیادہ بھی کھانی ہو- ان کے لئے بھی اچھی چیز ہے- وہ بچے جو نخرے کرتے ہیں کچھ نہیں کھاتے وہ بھی مزے سے کھائیں گے-

اچھا فارمولا سستا فارمولا ہمارے گھروں کے خرچ بہت بچ جائیں گے-

100 پاؤنڈ میں انکا سالن بھی ہو سکتا ہے انکی روٹی بھی ہو سکتی ہے مہینہ بھر- کیونکہ اس روٹی کے ساتھ تھوڑی سی دال بنالیں تو وہ بھی بہت اچھی لگتی ہے- اگر تھوڑے سے شوربے والا مرغ معمولی سی قیمت کا لے لیں اس کو بھون کے شوربہ بنالیں تو روٹی ذرا سی بھگوئیں تو بہت اچھی لگے گی- آپ کے سالن کا خرچ بھی بچ جائے گا باقی پیسے جو مرضی کریں عورتیں کپڑے بنائیں مرد اپنی کھیل کے سامان لیں- ہر احمدی کے گھر کا خرچ ہر دوسرے گھر سے کم ہو جائے گا اور مزہ بھی ہے-

انتظارِ میزبان

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے دعوت عید پر کہے گئے اشعار)

دل جس کو ڈھونڈتا ہے وہی درمیاں نہیں
وہ جانِ جاں وہ مہرباں وہ میزباں نہیں

سارے جہاں میں علم و ہنر بانٹتا ہے جو
اپنے وطن میں اس کے لئے ہی اماں نہیں

کیا چھ ارب میں ایک بھی ہے اسکے قد کا شخص
یہ زندہ معجزہ ہے کوئی داستاں نہیں

روتے ہیں رات چھپ کے تِری بارگاہ میں
دستور اپنا نالہ و آہ و فغاں نہیں

دیکھو ہمارا پیرِ طریقت ہے کیا جواں
ایسا جہاں میں کوئی بھی پیرِ جواں نہیں

لاکھوں کروڑوں عاشقوں کا جو رکھے خیال
ایسا تو آج جگ میں کوئی دلستاں نہیں

ساقی گری جہاں کی وہ کرتا ہے اس طرح
جس میں تمیزِ دوستاں و دشمناں نہیں

جاناں! ہمارا اور تعلق ہے تیرے ساتھ
ورنہ تمہارے چاہنے والے کہاں نہیں

جانے ہمارے واسطے کتنے جہاں ہیں اور
جذبے تو بیکراں ہیں جہاں بیکراں نہیں

یارب ترے حضور ہی گرتے رہیں گے ہم
سارے جہاں میں اور کوئی آستاں نہیں

یارب وہ آئے ساتھ لئے نصرتیں تری
اب ہم میں اور ہمّت و تاب و تواں نہیں

یوسف ہمارا آئے گا جس کارواں کے ساتھ
رکنے کا سب جہاں سے بھی وہ کارواں نہیں

مولا! سکونِ قلب دے اپنے ظفر کو تُو
رکنے کی ورنہ اشک کی جوئے رواں نہیں

راجہ نذیر احمد ظفر

لئیق اکرم چٹھہ صاحب

حضرت بابو فقیر علی صاحب

حضرت بابو فقیر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود ضلع گورداسپور کے باشندہ تھے۔ سندھ سے جہاں آپ ریلوے میں ملازم تھے۔ 1905ء کے اواخر میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور دوبار قادیان آکر زیارت کی۔ 1928ء میں قادیان تک ریل گاڑی جاری ہونے پر آپ اولین سٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے۔ بعمر تقریباً 80 سال وفات ہوئی۔ آپ احمدیت کے سچے فدائی، عابد و زاہد۔ باجماعت نماز و تہجد کا التزام کرنے والے۔ دینی مطالعہ کے شائق۔ منکسر المزاج رشوت خوری کے بحر عصیاں میں گھرے رہنے کے باوجود سختی سے اس سے اور کسب حرام سے دور تھے مال و منال سے نفور نہایت مستعدی کے ساتھ بے باک دعوت الی اللہ کا جوش رکھنے والے بزرگ تھے۔

احمدیت سے تعارف

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت مسیح موعود کے عم زاد مرزا کمال الدین کے مرید تھے۔ لیکن ایک روز انہوں نے میری موجودگی میں میری والدہ سے کہا تھا کہ لوگ قادیان والے مرزا صاحب کو برا کہتے ہیں میں تو دیکھ کر آیا ہوں۔ بڑا نورانی چہرہ ہے۔ ایک روپیہ ہاتھ پر رکھ کر میں تو ان کی اقتداء میں نماز جمعہ پڑھ آیا ہوں۔ بچپن میں بابو صاحب نے موضع تہہ غلام نبی میں احمدی علماء کا چرچا سنا تھا۔ پھر گورداسپور شہر میں جس زمانہ میں آپ زیر تعلیم تھے اس وقت آپ کا قیام قریب ہی کے موضع اوجلہ میں تھا۔ اس موضع کے دو بزرگ رفیق حضرت مسیح موعود تھے ایک تو حضرت منشی عبدالعزیز صاحب۔ دوسرے بزرگ حضرت منشی عبدالغنی صاحب تھے۔ جن سے آپ کے مراسم عمر بھر رہے۔ ہر دو منشی صاحبان کے پاس سیکھوانی برادران حضرت میاں امام الدین، میاں جمال الدین صاحب، میاں خیرالدین صاحب آمد و رفت رکھتے تھے۔ بابو صاحب وہاں بیت الذکر میں مغرب و عشاء کے وقت اذکار، درود شریف پڑھتے تھے آپ کو اچھا دیندار اور پابند صلوٰۃ پاکر اوجلہ کی بیت الذکر میں ان تینوں بھائیوں میں سے ایک نے آپ کو مخاطب کر کے کہا کہ یہ لڑکا بہت نیک اور سعید ہے یہ ضرور احمدی ہو جائے گا۔ اس پر آپ نے عدم معرفت کی وجہ سے کہا کہ میں اس طرح آپ کے جھانسے میں نہیں آتا اور مرزائی نہیں ہوتا۔ ایک مومن نے خداداد فراست سے 1896ء سے 1898ء کے عرصہ میں کسی وقت ایک کم عمر نوجوان کے متعلق جو بات کہی تھی وہ آٹھ دس سال کے بعد 1905ء میں پوری ہو گئی۔

قبول احمدیت

آپ 1905ء میں بلوچستان کے پہلے سٹیشن جھٹ پٹ پر اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر متعین ہوئے اس زمانہ میں پٹ فیکشن کا یہ پہلا اسٹیشن اجاڑ بیابان تھا پچیس تیس میل اردگرد تک آبادی اور پانی اور گھاس تک نہ تھا۔ سبی اسٹیشن تک صرف ریلوے اسٹیشنوں پر پانی دستیاب ہوتا تھا۔ جہاں ریلوے ٹینک میں پانی کا ذخیرہ رکھا جاتا۔ منشی عبدالغنی صاحب اوجلوی نے وہاں آپ کو حضرت مسیح موعود کا اشتہار الانذار بھجوایا۔ آپ کو حضور کی کوئی کتاب یا مضمون بھی ملا۔ ان کے مطالعہ سے آپ کا دل حضور کی صداقت کا قائل ہوتا گیا لیکن علماء و مخالفین کی مخالفت و اعتراضات کے مطالعہ سے آپ کے دل میں اضطراب پیدا ہوا کہ صداقت کدھر کو ہے آپ سنسان مقامات میں جا کر دعائیں کرتے۔ کہ اے اللہ تو میری رہنمائی فرما! اگر مرزا صاحب تیری طرف سے ہیں اور میں ان کو قبول کئے بغیر مر گیا تو کیا بنے گا اور اگر بیعت کر لوں اور یہ امر نادرست ہو تو کیا ہو گا۔ اس زمانے میں خصوصاً سندھ کے مسلمانوں میں بے حد بے علمی تھی۔ سٹھارجہ سٹیشن کے قریب کا واقعہ آپ لکھتے ہیں۔ کہ "میری بکری چر رہی تھی اس وجہ سے مال گاڑی روکنی پڑی ڈرائیور سخت غصہ میں تھا اس نے کہا کہ پھاٹک والا جھوٹ کہتا ہے کہ یہاں ایک بابو مسلمان ہے۔ اور یہ اس کی بکری ہے۔ اور اسے انجن میں بٹھا کر سٹیشن پر لایا کہ دکھاؤ مسلمان بابو کہاں ہے۔ مجھے دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو پنجابی ہیں گویا سندھی بابو (پڑھا لکھا) ہونا ناممکن تھا۔ ان حالات میں جبکہ اس اسٹیشن پر سٹاف اور اسٹیشن ماسٹر سب ہندو تھے۔ اور کوئی مشیر کار نہ تھا آپ نے اپنی رفیق حیات سے کہا کہ ان ایام میں میری موت واقع ہونے لگے تو حضرت مرزا صاحب کی فلاں تحریر میرے سامنے کر دینا۔ ایک دن اپنی چچی دادی محترمہ مریم صاحبہ اور اہلیہ اور ایک عزیز رشتہ دار کی معیت میں نماز فجر ادا کر کے آپ نے انہیں کہا کہ آپ سب گواہ رہیں کہ آج میں حضرت مرزا صاحب کے متعلق فیصلہ کے لئے قرآن مجید کھولتا ہوں۔ جو حضور اور مخالفین دونوں کا مشترک و مسلم کلام الٰہی ہے۔ دائیں صفحہ کی تیسری سطر فیصلہ کن ہو گی۔ چنانچہ سورۃ یوسف کا یہ حصہ نکلا۔ جس کا ترجمہ ہے کہ یہ بشر نہیں یہ تو معزز فرشتہ ہے۔ اس آیت کا تصرف یوں ہوا کہ برملا آپ نے کہہ دیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیان والے صادق من اللہ اور مسیح اور مہدی مسعود ہیں اور معاً اپنی اور اہلیہ کی بیعت کا خط (موخرالذکر سے نشان انگوٹھا ثبت کرا کے کیونکہ وہ ان پڑھ تھیں) بھیج دیا جس میں تفصیل بالا بھی درج کر دی اور چند دنوں میں منظوری کا خط بھی موصول ہو گیا۔ آپ نے اسٹیشن ماسٹر سمیت تمام عملہ ریلوے میں قبول احمدیت کا اعلان کر دیا۔

بعد بیعت حضور کی ملاقات

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ بیعت کے کچھ روز بعد میں چند دن کی رخصت پر قادیان حضور کی زیارت کے لئے گیا۔ مہمان خانہ میں ٹھہرنے کی مجھے اجازت دی گئی جہاں اور بھی کئی مہمان ٹھہرے ہوئے تھے۔ بیت مبارک میں حضرت مولوی نورالدین صاحب یا مولوی محمد احسن کی امامت میں تمام نمازیں ادا کیں۔ ناسازی طبع کی وجہ سے حضور اس روز نمازوں میں تشریف نہیں لائے تھے نہ ہی دوسرے روز نماز فجر میں۔ میں مغموم حالت میں مہمان خانہ میں بیٹھا ہوا تھا کیونکہ ایام رخصت ختم ہو رہے تھے۔ میں نے "جھٹ پٹ" واپس پہنچنا تھا۔ میں حضور سے ملاقات کے لئے آیا تھا جو نہ ہو سکی۔ ایک مہمان نے مشورہ دیا کہ میں حضور کے خادم حضرت شیخ حامد علی صاحب سے ملوں۔ ممکن ہے کہ وہ ملاقات کروا دیں انہوں نے حضور سے جو اس وقت خواتین مبارکہ اور بچوں کے ہمراہ صبح کی سیر کے لئے بہشتی مقبرہ میں آئے ہوئے تھے ملاقات کا انتظام کیا۔ میں نے حضور کو اپنا تعارف اور تحریری بیعت کا بتایا جس پر آپ نے مجھ سے سب سے پہلے یہ دریافت کیا کہ حضور کی شناخت کیونکر ہوئی۔ اور بیعت کا خیال کیسے آیا جس پر میں نے جماعت کے ابتداء کے تعارف سے بیعت کے طریقہ تک کی تفصیل سنا دی۔ حضور احوال سن کر مسکرا دیئے اور فرمایا "آپ نے خوب کیا اللہ تعالیٰ سے دعاؤں کے بعد قرآن کریم سے رہنمائی حاصل کی اگر وہاں شیطان کا لفظ نکل آتا تو آپ شاید ساری عمر میری شکل بھی نہ دیکھتے۔ حضور نے ایسے پیارے اور سوہنے الفاظ کہے ایسے حسین وقار کے ساتھ حضور نے میرا حال سنا۔ اور پیارے مسکراتے چہرے سے ایسے الفاظ فرمائے۔ کہ جب کبھی اس ملاقات تذکرہ کیا۔ میرے دل میں ایک لہر سی پیدا ہو جاتی ہے۔ حضور اس فقیر کے ساتھ ڈھاب کے راستہ واپس شہر ہو لئے آپ میری تمام باتیں نہایت پیار سے سنتے آئے۔ حضور نے مجھے اجازت دی اور میں واپس "جھٹ پٹ" پہنچ گیا میں نے اپنے نام الحکم اور ریویو آف ریلیجنز اردو جاری کرا دیئے۔

شدید جذبہ دعوت الی اللہ

آپ شدید جذبہ دعوت الی اللہ رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ نے تحریک شدھی میں علاقہ ملکانہ میں دعوت الی اللہ کی۔ اس وقت اپنے خرچ پر وہاں قیام کرنا ہوتا تھا۔ 1937ء میں آپ آنریری طور پر دعوت الی اللہ کے لئے گئے۔ آپ لکھتے ہیں کہ جب میں سٹھارجہ سٹیشن پر متعین تھا تو بوجہ داڑھی کے مولوی یا بوجہ احمدیت کے مرزا کے نام سے مشہور تھا۔ مجھے وہاں بہت دعوت الی اللہ کا موقع ملتا تھا۔ ایک سندھی دوست محمد یعقوب صاحب پٹواری یہ سن کر کہ میں احمدی ہوں میرے پاس آئے اور حضور کے زمانہ ہی میں بیعت تحریری طور پر کر لی۔ اور رانی پور کے اسٹیشن کے ایک مشہور پیر کے خلیفہ محمد صدیق صاحب نے بھی میرے ذریعہ بیعت کی امرتسر میں تعیناتی کے سات سال کے عرصہ میں آپ سیکرٹری دعوت الی اللہ و تعلیم و تربیت تھے۔ شہر کے طبقہ امراء اور اسٹیشن پر آنے والے معززین اور رہنماؤں علی برادران، گاندھی جی، پنڈت موتی لال نہرو سے آپ نے بالمشافہ مذہبی گفتگو کی۔ آپ بڑے بڑے قومی اور مذہبی جلسوں میں شرکت کرتے جہاں بعض دفعہ شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا۔ آپ لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے میرا متعدد بار مقابلہ ہوا۔

جرأت و اصول پرستی

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب بابو صاحب گوروست ملتانی کے اسٹیشن پر تبدیل ہوئے ہیں تو پہلے ہی روز باوجود نحیف ہونے کے 4 موٹے تازے سکھ جاٹوں کو روک لیا اور کہا کہ تم نے بغیر ٹکٹ سفر کیا ہے رقم ادا کرو۔ انہوں نے کہا ہم نے آج تک کبھی ٹکٹ نہیں لیا۔ آپ نے کہا کہ میں سرکاری ملازم ہوں آپ سے ٹکٹ لوں گا یا رقم اور باتیں کرتے ہوئے انہیں اپنے کمرے میں لے گئے۔ اور تار کے ذریعہ اٹاری اسٹیشن پر اطلاع دی۔ چنانچہ دو میل کا فاصلہ طے کر کے پولیس آگئی۔ آپ نے میمو بنا کر پولیس کے سپرد کر دیا۔ اب انہوں نے گرفتاری کے یقینی خطرے کے پیش نظر رقم ادا کر دی۔ اور ساتھ ہی دھمکی بھی دی کہ ہم آج رات تک اپنی یہ رقم واپس وصول بھی کر لیں گے جس پر ایک قلی نے انہیں بتایا کہ ان کے گھر ایک ٹوٹی ہوئی صف ٹی کا لوٹا۔ مٹی کی کنالی اور مٹی ہی کی ہنڈیا ہے اس کے گھر کوئی دھات کا برتن نہیں۔ اور ان کی بیوی کے پاس پیتل تک کا کوئی زیور نہیں اور اگر زدوکوب کیا تو یاد رکھنا کہ ان کا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے۔ ان کی جماعتی تنظیم ان کی مدد کرے گی۔ اور آپ کا سارا گاؤں اس ظلم کی پاداش میں تباہ ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ کئی سال تک اس اسٹیشن پر متعین رہے اور آپ کا بال تک نہ بیکا ہوا۔ اور کبھی کسی کو وہاں بغیر ٹکٹ کے سفر کی جرأت نہ ہوئی۔ میاں صاحب موصوف ہی بیان کرتے ہیں کہ بابو صاحب ریلوے قوانین کی نہ صرف خود سختی سے پابندی کرتے تھے بلکہ دوسروں سے بھی اس طرح کرواتے۔ قلی جو گھر سے اسٹیشن تک آپ کا کھانا لے جاتا آپ اس کا بھی معاوضہ ادا کرتے تھے۔ ہندوؤں کی طرف سے آپ کی سخت مخالفت ہوتی۔ چنانچہ 1919ء کے مارشل لاء کے ایام میں آپ اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ لیکن ان حالات کی وجہ سے آپ کی دعوت الی اللہ کی مساعی کے باعث ہندوؤں کی طرف سے جو تمام محکموں پر چھائے ہوئے تھے۔ آپ کی ترقی میں رکاوٹ پیدا ہوتی رہی۔ اور زیادہ ترقی نہ ہو سکی البتہ گرفت میں لینے کی مساعی میں مخالفین ناکام ہی رہے۔ چنانچہ جب آپ کا تبادلہ سکھر سے لاہور ہوا۔ اس وقت آپ کے والد کے انتقال کی وجہ سے آپ کی ہمشیرہ بھی آپ کی سرپرستی میں تھیں۔ اس لئے جب آپ نے ان کا پاس لینا چاہا تو ہیڈ آفس نے دریافت کیا سٹھارجہ سے سکھر جاتے ہوئے آپ نے ہمشیرہ کا پاس نہ لیا

تھا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بلا ٹکٹ سفر کرایا تھا آپ نے مطلع کیا کہ بلینک پیپر پر نصف ٹکٹ اس تاریخ کا جو بنایا گیا تھا وہ اسی بچی کا تھا۔

سیر چشمی‘ قناعت‘ سادگی اور عسر میں انفاق فی سبیل اللہ

آپ کے فرزند ایم شبیر احمد صاحب آپ کی سیر چشمی قناعت اور تنگی میں انفاق فی سبیل اللہ کے تعلق میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت میر ناصر نواب دورہ کرکے ضروریات سلسلہ کے لئے روپیہ احباب سے جمع کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت میر صاحب نے ایک ایسے موقعہ پر آپ سے امرتسر میں چندہ مانگا کہ آپ تہی دست تھے آپ نے بتایا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے لیکن حضرت ممدوح باربار تحریک کرتے ہوئے کہتے کہ کچھ دو سوال و جواب ہوتے رہے۔ ڈیوٹی کا وقت ختم ہونے پر آپ کو ساتھ لے کر بابو صاحب گھر پہنچے آنے والا ٹین لاکر دکھایا جس میں صرف آدھ سیر کے قریب آٹا تھا۔ حلفاً عرض کیا کہ میرے پاس یہی کچھ ہے حضرت ممدوح نے اپنے کپڑے میں وہی انڈیل کر قبول کرلیا۔ اس گھرانے کے لئے یہ بھی بڑی قربانی تھی کہ انہیں بغیر کھانے کے رات گزارنی پڑی۔

اسی طرح حضرت مولوی شیر علی صاحب قادیان سے لندن روانہ ہوئے تو امرتسر اسٹیشن پر بابو صاحب نے آپ کو اپنے ہاں چائے کی دعوت دی۔ دیگر بہت سے احباب بھی ساتھ چل پڑے گھر پر چائے تو تیار ہوگئی۔ لیکن اتنے افراد کے لئے اس غریب صاحب خانہ کے ہاں پیالیاں کہاں تھیں اور اس زمانہ میں چائے کا رواج بہت کم تھا سو گھر میں میسر برتنوں حتیٰ کہ گھڑوں کے ڈھکنوں وغیرہ میں آپ نے چائے پلائی۔

انتقال اور تدفین

آپ کی وفات 14- دسمبر 1959ء بروز اتوار علی الصبح تین بج کر 40 منٹ پر تقریباً 80 سال کی عمر میں ہوئی۔ آپ کی نماز جنازہ نماز عصر کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد‘ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء صاحبان دفاتر کے کارکنان اور دیگر اہل ربوہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

آپ احمدیت کے سچے فدائی نیک‘ عابد و زاہد بزرگ تھے۔ نماز باجماعت اور تہجد کا خاص التزام فرماتے۔ زندگی بھر سلسلہ کی جملہ تحریکات میں حسب استطاعت بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ خاص طور پر دعوت الی اللہ کا شوق تھا۔ جہاں کہیں بھی رہے۔ نہایت مستعدی بے باکی سے فریضہ دعوت الی اللہ ادا کرتے رہے۔ 1928ء میں جب پہلی بار بٹالہ سے قادیان تک ریلوے لائن ممتد ہوئی تو اس وقت آپ محکمہ ریلوے کی طرف سے قادیان کے پہلے سٹیشن ماسٹر مقرر ہوئے۔

نوٹ:۔ یہ معلومات رفقائے احمد جلد سوم سے لی گئی ہیں۔

ریاض محمود باجوہ صاحب

خاتمہ بالخیر

خاتمہ بالخیر ایک ایسی طبعی اور فطرتی خواہش ہے کہ ہر کوئی اس کی آرزو اور اس کے حصول کی جستجو کرتا ہے۔

ایمان کی کمزوری‘ نفس کے دھوکے اور شیطان کے حملے انسان کو اس نعمت عظمیٰ کے پانے سے محروم کردیتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

”میری طرف سے اپنی جماعت کو بار بار وہی نصیحت ہے جو میں پہلے بھی کئی دفعہ کرچکا ہوں کہ عمر چونکہ تھوڑی اور عظیم الشان کام درپیش ہے اس لئے کوشش کرنی چاہئے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔“

(ملفوظات جلد چہارم ص 197)

حضرت اقدس نے خاتمہ بالخیر کے حصول کے تین ذرائع بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔ ”پس حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اول یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو اور بدی سے بچنے کی کوشش کرو۔ بدعادتوں اور بد صحبتوں کو ترک کردو..... جس قدر دنیا میں تدابیر کی راہ کھلی ہے اس قدر کوشش کرو اور اس سے نہ تھکو نہ ہٹو۔

دوسرا طریق حقیقی پاکیزگی کے حاصل کرنے اور خاتمہ بالخیر کے لئے خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے وہ دعا ہے۔ اس لئے جس قدر ہوسکے دعا کرو۔ یہ طریق بھی اعلیٰ درجہ مجرب اور مفید ہے......

تیسرا پہلو جو قرآن سے ثابت ہے وہ صحبت صادقین ہے..... صادقوں کی صحبت میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ ان کا نور صدق و استقلال دوسروں پر اثر ڈالتا ہے اور ان کی کمزوریوں کو دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ تین ذریعے ہیں جو ایمان کو شیطان کے حملوں سے محفوظ رکھتے ہیں اور اسے طاقت دیتے ہیں اور جب تک ان ذرائع سے انسان فائدہ نہیں اٹھاتا اس وقت تک اندیشہ رہتا ہے کہ شیطان اس پر حملہ کرکے اس کے متاع ایمان کو چھین نہ لے جاوے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 200 تا ص 208)

بعض اوقات ایک انسان کے خاتمہ بالخیر کا باعث ایک ایسا عمل بھی بن جاتا ہے جس کو بظاہر کوئی اہمیت نہیں دی جاتی۔ حدیثوں میں بھی اس بات کی تاکید و تلقین ملتی ہے کہ کسی نیکی کو حقیر جان کر ترک نہ کرو ہوسکتا ہے وہی باعث نجات بن جاوے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول..... فرماتے ہیں۔ ”موت کی کوئی خبر نہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہر وقت (احمدی) بنے رہو یہ مت سمجھو کہ چھوٹے سے چھوٹے عمل کی کیا ضرورت ہے اور وہ کیا کام آئے گا۔ نہیں خدا تعالیٰ کسی کے فعل کو ضائع نہیں کرتا“

(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 441)

ایمان کی کمزوری کے نتیجہ میں انسان شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے اور شیطان کے بہکاوے اور نفس کے دھوکے میں آکر نیکی کے رستہ سے ہٹ جاتا ہے اور عبدالدنیا و الطاغوت بن کر اپنی عاقبت خراب کرلیتا ہے۔

اگر اس حقیقت کو تسلیم کرلیا جائے جس کا ذکر احادیث میں موجود ہے کہ ایک انسان کو اگر خدا تعالیٰ کچھ دینا چاہے تو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں بن سکتی اور اگر خدا تعالیٰ کسی کو کچھ نہ دینا چاہئے تو دنیا کی کوئی طاقت دلا نہیں سکتی تو راہ راست کا اختیار کرنا اور اس پر گامزن رہنا آسان ہو جاتا ہے۔ سارے فتور تو نفس امارہ کے پیدا کردہ ہیں جو انسان کو برائی پر اکساتا ہے اسے لالچ‘ حرص‘ طمع اور کینہ و بخل کی زنجیروں میں جکڑ کر ہلاک کرتا ہے۔

ایسا انسان جو دوسروں کے دکھوں پر اپنے سکھوں کی عمارت تعمیر کرتا ہے۔ جو دوسروں کے امن و سکون اور راحت و آرام کو چھین کر‘ دوسروں کا حق مار کر‘ دوسروں کی دلآزاری کرکے یہ گمان کرے کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا تو یہ ایسی خام خیالی ہے جس کی وسعتوں کے اندر پنہاں خطرات کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے۔

خاتمہ بالخیر کے لئے ضروری ہے کہ ایک انسان اپنی جدوجہد کے تسلسل کو تادم آخر جاری و ساری رکھے۔ کیونکہ شیطان انسان کو ہلاک کرنے کی کوشش کسی مرحلہ پر بھی ترک نہیں کرتا۔

حضرت مسیح موعود ایک بزرگ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”جب ان کا انتقال ہوا تو ان کا آخری کلمہ یہ تھا کہ ابھی نہیں ابھی نہیں۔

ان کا مرید یہ کلمہ سن کر سخت متعجب ہوا اور رات دن رو رو کر دعائیں مانگنے لگا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ ایک دن خواب میں ان سے ملاقات ہوگئی۔ دریافت کیا کہ یہ آخری لفظ کیا تھا۔ اور آپ نے کیوں کہا تھا آپ نے جواب دیا کہ شیطان چونکہ موت کے وقت پر ایک انسان پر حملہ کرتا ہے کہ اس کا نور ایمان آخیر وقت پر چھین لے اس لئے حسب معمول وہ میرے پاس بھی آیا اور مجھے مرتد کرنا چاہا اور میں نے جب اس کا کوئی وار چلنے نہیں دیا تو مجھے کہنے لگا کہ تو میرے ہاتھ سے بچ نکلا اس لئے میں نے کہا ابھی نہیں ابھی نہیں یعنی جب تک میں مر نہ جاؤں مجھے تجھ سے اطمینان حاصل نہیں۔“

(الحکم 24- اپریل 1903ء ص 6 کالم 3)

جو سینہ کینہ سے معمور ہے۔ انسانیت سے عاری اور خوف خدا سے خالی ہے اس پر نجات کا دروازہ کیسے کھولا جاسکتا ہے۔

یہ طرز عمل اور طور طریقہ تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث اور اس کی پکڑ کو قریب کرنے کا موجب ہوتا ہے۔

جو لوگ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ یقین رکھتے ہیں کہ نجات کا دار و مدار خدا کے فضل پر منحصر ہے وہ اس کی رضا کی راہوں پر قدم مارتے ہیں اور اس کوشش میں لگ جاتے ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح اس دلدار کو راضی کر لیں جس کی ناراضگی کا سامنا کرنے کی کسی میں ہمت نہیں۔

خدا تعالیٰ کا سارا انظام انسان کی بہتری‘ بھلائی اور اس کی راہنمائی کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ مرسلوں اور ماموروں کا آنا۔ کتابوں کا نازل ہونا اور نشانات کا ظہور سب کی بنیادی غرض و غایت یہی ہے کہ وہ خدا قادر و توانا نہیں چاہتا کہ اس کے بندے ہلاک ہو جائیں بلکہ مادر مہربان سے بڑھ کر ہزار کوشش سے ان کو ہلاکت و بربادی سے بچانے کی تدبیر کرتا ہے۔ اسی حقیقت کو حضرت اقدس مسیح موعود اپنے ایک شعر میں یوں بیان فرماتے ہیں۔

سو سو نشاں دکھا کر لاتا ہے وہ بلا کر
مجھ کو جو اس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

آنحضرت ﷺ کا اسوہ جس کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے خاتمہ بالخیر کی راہنمائی سے معمور نظر آتا ہے۔

آپؐ نے جن راہوں کو اختیار کیا وہ ایسی راہیں ہیں جن پر چلنے سے آپ خاتمہ بالخیر کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ آپؐ کی ساری زندگی حقوق اللہ کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کی بھلائی اور ہمدردی میں گذری۔ آپؐ کے خیر کا اور آپ کے فیض کا دروازہ بلا تمیز رنگ و نسل اور مذہب و ملت سب کے لئے سدا کھلا رہا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے۔ لوگوں کے بوجھ بٹاتے۔ مہمان نوازی کرتے۔ حق بات میں لوگوں کی مددگار بنتے اور ہر ایک سے ہمدردی اور شفقت سے پیش آتے تھے۔ انہی اعمال کی آپ دوسروں کو بھی تلقین فرماتے تھے۔

جو لوگ اس اسوہ کی پیروی سے اعراض کرتے ہیں ان کے انجام بد پر ان کے پاس کوئی عذر یا بہانہ باقی نہیں رہتا کہ وہ کسی قسم کا گلہ‘ شکوہ یا شکایت کرسکیں۔

قرآن کریم میں اچھے انجام کے لئے بھی دعائیں سکھائی گئیں ہیں۔ چنانچہ سورہ آل عمران آیت 194-195 کا ترجمہ یہ ہے:۔

”اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا کہ وہ ایمان کی طرف بلاتا ہے کہ تم اپنے رب پر ایمان لاؤ۔ پس ہم ایمان لائے۔ اے ہمارے رب پس ہمارے گناہ بخش اور ہماری بدیاں ہم سے دور کردے اور ہمیں نیکوں کے ساتھ موت دے کر ان کے ساتھ رکھیو۔ اے ہمارے رب ہمیں وہ کچھ دے جس کا تو نے ہم سے اپنے رسولوں کی معرفت وعدہ فرمایا ہے۔ اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا یقیناً تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔“

آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک دعا بھی درج کی جاتی ہے جس میں اس مضمون کا ماحصل موجود ہے۔

آپ یہ دعا کیا کرتے تھے:۔

”اے رب العالمین! تیرے احسانوں کا میں شکر نہیں کرسکتا تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے اور تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں میرے گناہ بخش تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں

باقی صفحہ 6 پر

عبدالمالک نمائندہ الفضل لاہور

میرا محسن میرا بھائی - عیسیٰ درد

وہ میرا محسن تھا۔ وہ میرا بھائی تھا۔

وہ ہر ایک کا ہمدرد تھا۔ اس کے مجھ پر بہت سے احسان ہیں وہ صف اول میں خدمت دین کرنے والوں میں سے تھا۔ وہ مجھے درد دے گیا اور خود دکھ درد سے بے نیاز ہو گیا۔ وہ "انکل جوس" تھا شیزان کے حوالے سے وہ غریب پرور تھا۔ وہ یاروں کا یار تھا۔ وہ ہر فن مولا تھا۔ وہ اپنے مالکوں کا وفادار تھا۔ دیانت اس کا طرہ امتیاز تھا۔ بھلا کر خوش ہوتا تھا۔ بڑا مہمان نواز تھا۔

ایک غیر احمدی مولوی صاحب زارو قطار رو رہے تھے کہ وہ میرا ہمدرد تھا' وہ میرا غم خوار تھا۔ وہ بہت اچھا ڈرائیور تھا۔ مگر جب تقدیر سامنے آئے تو کسی کا بس نہیں چلتا۔

"وہ پکا قادیانی تھا" ایک غیر از جماعت دوست نے کہا۔ جب وہ سیلز آفیسر بھرتی ہوا تو اس کی تنخواہ 200 روپیہ تھی۔ اب وہ ڈائریکٹر شیزان کے عہدے پر تھا اور اس کی تنخواہ ہزاروں میں تھی۔

یہ تو تھے بہت سے تاثرات میں سے چند' جو میں نے اس وقت سنے جب اس کے جنازہ پر ہزاروں لوگوں کا ہجوم تھا۔ ایک مخلص کہہ رہا تھا وہ وقت سے پہلے چلا گیا۔ اس کے اپنوں اور غیروں سے وسیع تعلقات تھے۔ اتنے تعلقات شاید کسی کے نہ ہوں۔

وہ الفضل' خالد' تشحیذ کی بہت خدمت کیا کرتا تھا۔ میری بچی کی شادی کا وقت تھا۔ لیکن وہ میری بچی کی شادی پر نہ آسکا۔ اسے کمپنی کے کسی بہت ہی ضروری کام سے لاہور سے باہر جانا پڑا تھا۔ وہ واپس آیا تو اس نے فون کیا اور غیر حاضری کی معذرت کی۔ میں نے غصے میں کہا کوئی معذرت نہیں۔ اللہ تمہیں بیٹی دے۔ تو میں بھی اس کی شادی پر نہ آؤں گا۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ میری ایک ہی بیٹی تھی۔ اس پر اس نے کہا کہ "خدا کے نام پر مجھے معاف کر دو" میں نے کہا معاف کیا۔ کہنے لگا یہ تو لڑائی تھی نا محبت کی۔ اب بتاؤ بیٹی جرمنی کب جا رہی ہے میں نے کہا دو تاریخ کو جا رہی ہے۔ اس نے فلائٹ کا وقت پوچھا۔ میں نے بتایا کہ صبح چار بجے۔ کہنے لگا کہ بیٹی کا سارا سامان ساتھ بھجوانا۔ میں وہاں ہوں گا۔ چنانچہ وہ گیارہ بجے رات ائیرپورٹ پر آیا۔ میری بیٹی کو ساتھ لیا۔ اس کا سامان چیک کروایا۔ اور پھر بک کروایا۔ بورڈنگ کارڈ لے کر دیا۔ اور ساتھ اپنے غیر احمدی دوست کو جو ائیرپورٹ پر پی آئی اے کا بہت بڑا افسر تھا ملایا بیٹی کا اس سے تعارف کروایا۔ بیٹی کو لاؤنج میں کافی پلائی اور بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔ تم مالک کی بیٹی نہیں میری بیٹی ہو۔ اللہ تمہیں خوش رکھے۔ السلام علیکم بیٹی! یہ اس کا مجھ پر ذاتی طور پر بہت بڑا احسان تھا میری بیٹی پہلی دفعہ بیرون ملک جا رہی تھی۔ اس نے جہاز کا کبھی سفر نہ کیا تھا۔ کئی قسم کی پریشانیاں ہو سکتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے اپنی مغفرت کا سلوک فرمائے۔ یہ میری دعا ہے۔

رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں میرے بیٹے عرفان احمد اور چوہدری خلیل احمد صاحب کے بیٹے ناصر کو پولیس نے پکڑ لیا۔ اور تھانے لے گئے۔ تھانے سے انہوں نے مجھے فون کیا۔ افطاری کے بعد کچھ دوست تھانے گئے تاکہ لڑکوں کو چھڑایا جا سکے مگر تھانیدار نے لڑکوں کو چھوڑنے کی بجائے پرچہ کاٹ دیا اور دونوں کو حوالات میں بند کر دیا۔ اب میں نے عیسیٰ درد صاحب سے رابطہ کیا۔ اس وقت رات کے بارہ بجنے والے تھے۔ عیسیٰ کے گھر سے اس کے بیٹے نے فون اٹنڈ کیا اور مجھے بتایا کہ اس کے ابو سو گئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ اب تو کل ہی کچھ ہو گا للہذا لڑکوں کو بستر پہنچا دیئے جائیں بعد میں یہ ہوا کہ عیسیٰ درد صاحب ابھی سوئے نہیں تھے۔ جب ان کو واقعہ کا پتہ چلا تو انہوں نے اسی وقت گاڑی نکالی۔ ایک احمدی دوست کو ساتھ لیا۔ پھر مجسٹریٹ کے گھر گیا۔ اس کو ساتھ بٹھایا۔ پھر اے سی (اسسٹنٹ کمشنر) کے گھر گیا اسے بھی ساتھ لیا۔ متعلقہ تھانے پہنچا۔ رات ڈیڑھ دو کا وقت ہو رہا تھا۔ قانونی کارروائی مکمل کی اور رات اڑھائی بجے دونوں لڑکے گھر پہنچ گئے۔ اڑھائی بجے کے قریب اس کا فون آیا۔ "مالک اب بھی مجھے سیکرٹری امور عامہ مانتے ہو یا نہیں"

پچھلی عید کے موقعہ پر عیسیٰ کے بچے دارالذکر عید پڑھنے آئے تو اس کے ایک بچے کے سر پر ٹوپی نہ تھی۔ میں نے باہر نکل کر ایک کپڑے کی ٹوپی خریدی اور اس کے بچے کے سر پہ پہنا دی۔ اس دفعہ عید کے موقع پر اس نے یہ پچھلے سال کی بات یاد رکھی۔ ایک نئی قراقلی کی قیمتی ٹوپی لایا اور میری ٹوپی اتروا کر نئی ٹوپی مجھے پہنا دی اور میری ٹوپی خود پہن لی۔ اور کہنے لگا اگلے وقتوں میں لوگ پگ بدل کر بھائی بنا کرتے تھے۔ آج سے میں اور تم ٹوپی بدل بھائی بن گئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اسے کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے' وہ ہیرا تھا۔ سچا پکا مخلص اور نڈر احمدی تھا۔ بے حد بہادر اور دلیر تھا۔ میں نے اسے کبھی غصہ میں نہیں دیکھا۔ مالی قربانی میں صف اول میں رہتا تھا۔ خدا تعالیٰ اس کی بیوہ اور بچوں کا حامی و ناصر ہو۔ ہمیشہ اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھے۔

جس طرح اس نے اپنے عظیم نانا حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب اور نامور باپ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب کی نیکیوں کو آگے بڑھایا۔ اس کی اولاد بھی اس کا نام اور اس کی نیکیوں کو آگے بڑھانے والی ہو۔ یہ میری رب سے دعا ہے۔

دل غمگین ہے۔ آنکھیں پرنم ہیں۔ مگر ہم اپنے مولا کی رضا پر راضی ہیں۔ کہ بلانے والا جانے والے سے زیادہ پیارا ہے۔

★ ..... ★ ..... ★ ..... ★

الفضل خود خرید کر پڑھئے

تجلیات الٰہیہ کا مظہر - محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت نبی کریم ﷺ کی سیرۃ طیبہ پر جس قدر لکھا جائے یا بیان کیا جائے وہ کم ہے کیونکہ آپ کی مبارک ذات زندہ خدا کی تجلیات کی مظہر اتم ہے۔

لجنہ اماء اللہ کراچی مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے "تجلیات الٰہیہ کا مظہر محمد ﷺ" شائع کر کے سیرۃ نبوی کی کتب میں ایک مفید کتاب کا اضافہ کر دیا ہے۔

اس کتاب میں آنحضرت ﷺ کے 132 اسماء مبارکہ جو قرآن کریم میں بیان ہوئے ہیں کی تشریح قرآن کریم' احادیث نبویہ' ملفوظات حضرت مسیح موعود اور تحریرات و خطبات خلفاء احمدیت کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اور نبی کریم ﷺ پر خدائے ذوالعرش کی ہونے والی عظیم تجلیات کی ایک جھلک' آپ کا حسن و احسان اور ارفع و اعلیٰ مقام دلکش انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

مثلاً اسم "محمد" کی تشریح میں حضرت مسیح موعود کی یہ عبارت درج کی ہے۔

"اللہ جل شانہ نے جب احسان کرنا چاہا تو محمد ﷺ کو پیدا کیا۔ جس کے معنے ہیں نہایت ہی تعریف کیا گیا۔ جو باب تفعیل سے آتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کوئی اسی قدر قابل تعریف ٹھہرتا ہے جس قدر کام کرتا ہے (-) کوئی نبی اس مبارک نام کا مستحق نہ تھا۔ یہاں تک کہ ہمارے نبی ﷺ کا زمانہ آگیا اور وہ ایک خارستان تھا جس میں نبی کریم ﷺ نے قدم رکھا اور ظلمت کی انتہا ہو چکی تھی ...... رسول اللہ کے واقعات پیش آمدہ کی اگر معرفت ہو اور اس بات پر پوری اطلاع ملے کہ اس وقت دنیا کی کیا حالت تھی اور آپ نے آکر کیا کیا تو انسان وجد میں آکر اللھم صل علیٰ محمد کہہ اٹھتا ہے۔ یہ خیالی اور فرضی بات نہیں ہے۔ قرآن شریف اور دنیا کی تاریخ اس امر کی پوری شہادت دیتی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کیا کیا (-) پوری کامیابی پوری تعریف کے ساتھ بھی ایک انسان دنیا میں آیا جو محمد ﷺ کہلایا۔ ﷺ"

(ملفوظات جلد 2 ص 172)

اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی کریم ﷺ کو "نور" کہہ کر پکارا۔ اس کی تشریح میں حضرت مسیح موعود کی دیگر تحریرات کے علاوہ یہ اقتباس بھی درج کیا گیا ہے۔

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنی انسان کامل کو' وہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں میں اور دریاؤں میں نہیں تھا وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء و سید الاحیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ سو وہ نور اس انسان کو دیا گیا۔

(روحانی خزائن جلد 5 ص 160-161)

قرآن کریم نے آنحضرت ﷺ کو "عبد" کے مبارک نام سے بھی یاد فرمایا ہے۔ اس کی تفسیر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خطبہ فرمودہ 20- اپریل 1990ء کا یہ اقتباس بھی دیا گیا ہے۔

عبد کے ہر مفہوم میں آپ درجہ کمال کو پہنچ گئے۔ عبد کے عام معنی مفہوم میں یعنی عاجزی اور حد سے زیادہ تذلل اختیار کرنا اور اپنے نفس کی طرف کوئی بھی بڑائی منسوب نہ کرنا۔ اس میں رسول کریم ﷺ سے بڑھ کر کوئی عاجز بندہ دنیا میں پیدا نہیں ہوا۔ اور پھر اپنے وجود کو کلیتہً خدا کے سپرد کر دینا اور اس کی عبادت میں منہمک ہو جانا اور اس کی عبادت میں اپنے آپ کو کھو دینا' اس پہلو سے بھی دنیا میں کبھی کوئی انسان آپ سے بڑھ کر عبادت گزار پیدا نہیں ہوا۔ پس اس لحاظ سے عبد کامل تھے' تو آپ تھے' عام بندے کے معنوں میں بھی' انسانی معنوں میں بھی آپ انسانیت کے درجہ کمال کو عجز میں درجہ کمال حاصل کر کے پہنچے اور عبد ہونے کا حق ادا کر دیا۔ اور خدا کی عبادت میں بھی عاجزانہ عبادت کے ذریعے آپ کمال درجہ کو پہنچے اور خدا کے عاجز بندے ہونے کا حق ادا کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اگرچہ مختلف انبیاء علیہم السلام کو مختلف القابات ملے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد ﷺ کے سوا کسی کو "عبداللہ" نہیں کہا گیا۔ اور یہ سب سے بڑا لقب ہے جو کسی بندے کو خدا تعالیٰ عطا کرتا ہے یا کر سکتا ہے۔ ان معنوں میں کہ عقلی لحاظ سے اس سے بڑا لقب موجود نہیں ہے۔"

(خطبہ جمعہ 20- اپریل 1990ء البدر 9- اگست 1990ء ص 5)

یہ مفید کتاب 500 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کی مصنفہ محترمہ امتہ الرفیق ظفر صاحبہ ہیں۔ جو ایک عرصہ تک لجنہ اماء اللہ کراچی کی سیکرٹری تعلیم رہی ہیں۔

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی جشن صد سالہ سے جو کتب شائع کر رہی ہے یہ اس سلسلہ کی 56 ویں کتاب ہے جو دیدہ زیب ٹائٹل پیج اور عمدہ کاغذ کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ اگر آئندہ ایڈیشن میں پروف ریڈنگ' عربی عبارات اور حوالہ کی درستی کے لئے نظر ثانی کر لی جائے۔ تو بہت مناسب ہو گا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو بہت ہی نافع الناس بنائے۔ آمین

(ع - خ)

وہ دلبر یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
(در ثمین)

سید ظہور احمد شاہ صاحب

سگریٹ نوشی کے نقصانات

مغربی دنیا میں آج کل سگریٹ نوشی کے خلاف اتنی زبردست مہم چلائی جا رہی ہے کہ بعید نہیں جلد ہی وہاں کے لوگ اس کے نقصانات کو سمجھتے ہوئے سگریٹ نوشی کو ترک کر دیں۔ لیکن تیسری دنیا میں اس سلسلے میں کوئی خاص سرگرمی دیکھنے میں نظر نہیں آ رہی۔ رسائل و جرائد اور روزانہ اخبارات کی تو بات ہی کیا گورنمنٹ کے زیر انتظام چلنے والے ٹی۔وی چینل نے بھی محض چند پیسے کمانے کی خاطر سگریٹ بنانے والی کمپنیوں کو کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ اور مغربی سگریٹ ساز کارخانے بھی اپنی مصنوعات فروخت کرنے کے لئے ترقی پذیر ملکوں کو نشانہ بنائے ہوئے ہیں۔

سگریٹ نوشی کے نقصانات اتنے زیادہ ہیں کہ کوئی صحیح سوچ سمجھ رکھنے والا انسان اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ لیکن نوجوان جس وقت اس مصیبت کو گلے لگاتے ہیں تو ان کو علم ہی نہیں ہوتا کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے۔ حالانکہ سگریٹ شروع کرنے والا شخص اگر چاہے تو فوراً اس کے اثرات کو محسوس کر سکتا ہے۔ جونہی آپ سگریٹ پیتے ہیں آپ کی نبض کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ آپ کے جسم کا اپنے آپ پر کنٹرول پہلے سے کم ہو جاتا ہے۔ آپ کی جلد کا ٹمپریچر کم ہو جاتا ہے اور شروع شروع میں دماغ پر واضح اثرات محسوس کئے جا سکتے ہیں۔ دل کی رفتار تیز ہو جاتی ہے اور اگر زیادہ عرصہ تک دل اسی طرح پریشر میں رہے تو دل کے حملے کا خطرہ بہت زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

نکوٹین اور سگریٹ کے جلنے سے پیدا ہونے والی کاربن مونو آکسائیڈ خون میں آکسیجن کی کمی کا باعث بنتی ہیں۔ اور اس کمی کو پورا کرنے کے لئے دل کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے تاکہ اس آکسیجن کی کمی کو پورا کیا جا سکے۔ اور اس طرح دل کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے جو کہ آخرکار ہارٹ اٹیک پر منتج ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ سگریٹ نوشی سے تنفس کے نظام میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو آخرکار پھیپھڑوں کے کینسر میں تبدیل ہو سکتی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ پھیپھڑوں کے کینسر کے مریضوں میں 90 فی صد سگریٹ پینے والے ہوتے ہیں۔ کینسر کے علاوہ سگریٹ کا دھواں دمہ' اور شدید کھانسی بھی پیدا کرتا ہے۔

ریسرچ سکالرز کے مطابق ہر سگریٹ انسان کی زندگی میں کچھ نہ کچھ کمی کر دیتا ہے۔ تمباکو کے جلنے سے زہریلے مادے پیدا ہوتے ہیں جن میں "تار" نکوٹین اور کاربن مونو آکسائیڈ شامل ہیں۔ تار اس زہریلے مادے کا نام ہے جو سگریٹ کے جلنے سے پیدا ہوتا ہے جس میں مختلف کیمیکل شامل ہوتے ہیں اور یہی "تار" زیادہ تر پھیپھڑوں کے کینسر کا موجب بنتا ہے۔

دوسری زہریلی چیز جو تمباکو کے استعمال سے جسم میں داخل ہوتی ہے وہ نکوٹین ہے۔ ایک عام آدمی کو اگر صرف ایک قطرہ نکوٹین (70 ملی گرام) کا ٹیکہ لگا دیا جائے تو وہ فوری طور پر جاں بحق ہو جائے گا جبکہ ہر سگریٹ میں اندازاً دو ملی گرام نکوٹین پائی جاتی ہے۔

تیسری خطرناک گیس جو سگریٹ کے دھوئیں میں شامل ہوتی ہے وہ کاربن مونو آکسائیڈ ہے۔ کاربن مونو آکسائڈ ایک ایسی گیس ہے جو انسانی خون میں آکسیجن کی کمی کا باعث ہوتی ہے۔ جبکہ تمام جسم کو آکسیجن کی سپلائی جو کہ خون کے ذریعے ہوتی ہے ازحد ضروری ہے۔ اس کے نتیجہ میں دل کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

اور سب سے بڑھ کر سوچنے والی بات یہ ہے کہ سگریٹ نوشی سے آپ اپنی صحت اور انرجی ضائع کر رہے ہیں۔ آپ اپنی محنت سے کمایا ہوا سرمایہ ضائع کر رہے ہیں۔ آپ اپنا قیمتی وقت بھی ضائع کر رہے ہیں جو کسی بہتر مصرف میں لایا جا سکتا ہے۔ اس لئے آیئے اس قبیح عادت کو چھوڑ کر صحت مند اور ہشاش بشاش زندگی بسر کرنا شروع کریں۔ آپ سگریٹ نوشی چھوڑ سکتے ہیں جس کے لئے صرف تھوڑی سی ہمت اور قوت ارادی کی ضرورت ہے۔

دمہ کے مریضوں پر غذا کے اثرات

ڈاکٹر جاوید۔ اے۔ خان۔ ایف آر سی پی FRCP (EDIN) ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف میڈیسن۔ آغا خان یونیورسٹی نے روزنامہ ڈان میں ایک خط کے ذریعے دمہ کے مریضوں پر غذاؤں کے اثرات کے سلسلے میں اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے انہوں نے جو اس خط میں لکھا ہے وہ دمہ کے مریضوں کے استفادہ کے لئے یہاں مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ دمہ کے مریضوں میں ڈیری پراڈکٹس مثلاً دودھ دہی وغیرہ کولڈ ڈرنکس اور سبزیوں سے دمہ میں زیادتی نہیں ہوتی۔ موجودہ سائنسی تحقیقات اس سلسلے میں کچھ نہیں کہتی حقیقت یہ ہے کہ ڈیری کی اشیاء سے بہت کم دمہ کا مرض بڑھتا ہے۔

وہ لکھتے ہیں کہ پاکستان میں لوگوں میں یہ بات عام طور پر یقین کی حد تک مانی جاتی ہے کہ دمہ کے مریضوں کو چاول۔ انڈے۔ مچھلی' دہی' دودھ کولڈ ڈرنکس اور آئس کریم ہرگز نہیں کھانے چاہئیں۔ لیکن وہ لکھتے ہیں کہ میں کئی سال تک برطانیہ میں کام کرتا رہا ہوں اور مجھے ایک بھی دمہ کا مریض نہیں ملا جس نے ان چیزوں کے کھانے سے دمہ کے حملے میں شدت کا ذکر کیا ہو۔

دمہ کے مریضوں اور خاص طور پر بڑی عمر کے مریضوں میں غذا کی الرجی کا کوئی اثر نہیں ہوتا البتہ اگر کوئی مریض سمجھتا ہے کہ اسے کسی خاص غذا سے مرض بڑھ جاتا ہے تو اسے اس کا استعمال ترک کر دینا چاہیئے۔ لیکن اس ایک مریض کو دیکھتے ہوئے اس بات کو ایک اصول کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا۔

حقیقت یہ ہے کہ دمہ کے مریضوں کو اپنے آپ کو خوراک سے نہیں بلکہ اس ہوا اور ماحول اور موسمی حالات سے بچانے کی کوشش کرنی چاہیئے جو کہ دمہ کے مرض کے لئے اصل وجہ ہوتی ہیں۔ خوراک پر لگائی جانے والی غیر ضروری پابندیاں دمہ کے مریضوں اور خاص طور پر دمہ کے مریض بچوں پر نفسیاتی دباؤ ڈالتی ہیں ان سے بچنا چاہیئے۔

پانچویں آل پاکستان صنعتی نمائش

ربوہ: 25 مارچ 1999ء مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی پانچویں سالانہ آل پاکستان صنعتی نمائش 23 سے 25 مارچ تک جاری رہنے کے بعد بخیروخوبی انجام پائی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (دعوت الی اللہ) نے نمایاں پوزیشنیں لینے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

افتتاحی تقریب

مورخہ 23 مارچ کو صبح آٹھ بجے افتتاحی تقریب منعقد ہوئی اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب تھے۔ تلاوت کے بعد صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان محترم راجہ منیر احمد خاں نے عہد دوہرایا۔ نظم کے بعد ناظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ سالانہ اجتماعات کے موقع پر یہ نمائش لگائی جاتی تھی۔ 1995ء سے سالانہ صنعتی نمائش کا سلسلہ شروع کیا گیا پہلے سال 13۔ اضلاع کے 60 خدام نے شرکت کی اور گزشتہ سال 26 اضلاع کے 119 خدام شامل ہوئے۔ انہوں نے بتایا کہ خواتین کے لئے نمائش دیکھنے کے الگ اوقات مقرر کئے گئے ہیں۔ انہوں نے مہمان خصوصی کا تعارف کراتے ہوئے بتایا کہ محترم صاحبزادہ صاحب حضرت مسیح موعود کے پڑپوتے اور حضرت مصلح موعود کے پوتے اور حضرت ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کے صاحبزادے ہیں آپ نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج سے ایم بی بی ایس کرنے کے بعد ایڈنبرا (انگلینڈ) کے رائل کالج سے فیلوشپ (ایف آر سی ایس) کی اور سالہا سال سے فضل عمر ہسپتال سے منسلک ہیں۔ اور علاقے بھر میں آپ کی نیک شہرت قائم ہے۔ آپ مجلس خدام الاحمدیہ میں ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس اور مہتمم مرکزیہ رہے ہیں۔ اس وقت آپ مجلس وقف جدید کے اور تزئین ربوہ کمیٹی کے بھی رکن ہیں۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے نمائش کے انعقاد پر خوشی کا اظہار کیا اور نمائش کے آغاز کا اعلان کیا اور دعا کرائی۔ بعد ازاں انہوں نے نمائش کے صدر دروازے پر سرخ رنگ کا فیتہ کاٹ کر نمائش کا باضابطہ افتتاح کیا اور نمائش ملاحظہ فرمائی۔

اختتامی تقریب

صنعتی نمائش کی اختتامی تقریب 25 مارچ کو ساڑھے سات بجے رات ایوان محمود میں ہی منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے عہد دوہرایا نظم کے بعد ناظم اعلیٰ صنعتی نمائش نے رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس سال 31 اضلاع کے 139 خدام نے 850 اشیاء تیار کر کے نمائش میں شمولیت اختیار کی ہے جبکہ گزشتہ سال 26 اضلاع کے 119 خدام نے 690 اشیاء تیار کی تھیں خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارا قدم ترقی کی جانب گامزن ہے انہوں نے بتایا کہ شرکاء کی رہائش و خوراک کا اہتمام ایوان محمود ہی میں کیا گیا۔ نمازوں کا التزام کیا جاتا رہا۔ ہزاروں شائقین نے نمائش دیکھی۔ اس دفعہ سات شعبوں میں انعامات دیئے گئے۔ یہ شعبے کمپیوٹر' ماڈلز' الیکٹرونکس' فوٹو گرافی' پینٹنگ / کیلی گرافی' ہینڈی گرافٹس اور متفرق شعبہ ہیں۔ تقسیم انعامات کے بعد محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے خطاب فرمایا انہوں نے فرمایا کہ ترقی کا سہرا انہی قوموں کے سر ہے۔ جو جہد اور مسلسل محنت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے ذریعے دنیا پتھر کے دور سے دھات کے دور میں داخل ہوئی اور دنیا میں گویا صنعتی انقلاب کا آغاز ہوا۔ انہوں نے کہا کہ صنعتی نمائش ترقی کر رہی ہے لیکن آئندہ بڑے بڑے چیلنج پیش آنے والے ہیں۔ انہوں نے ایک تمثیلی حکایت بیان کی کہ ایک چیونٹی نے حضرت سلیمان کو ایک تحفہ بھجوایا تھا۔ یہ تحفہ مکڑی کی نصف ٹانگ تھی۔ اس کے ساتھ چیونٹی نے پیغام دیا کہ یہ میری کوشش کی انتہا ہے۔ حافظ صاحب نے کہا کہ دراصل تحفہ' اس تحفے کو دینے والے کی استطاعت کا اظہار ہوتا ہے۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہم اپنی استطاعت کو حد کمال تک پہنچا دیں اور آئندہ آنے والے ادوار میں ترقی کے میدانوں میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ بعد ازاں انہوں نے دعا کرائی اور اس طرح اختتامی تقریب انجام کو پہنچی۔ بعد ازاں نماز عشاء ادا کی گئی اور اس کے بعد حاضرین اور شرکاء نمائش کی خدمت میں طعام پیش کیا گیا۔

بقیہ صفحہ 4

اپنی خاص محبت ڈال تا مجھے زندگی' اصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کہ ہر فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے آمین ثم آمین۔"

(الحکم 21۔ فروری 1898ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مرزا منور بیگ صاحب مرحوم محلہ دارالیمن غربی ربوہ گردہ میں تکلیف کے باعث فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم ربوہ بوجہ بلڈ پریشر شوگر اور گردوں میں خرابی کے باعث علیل ہیں۔

مکرم چوہدری غلام نبی صاحب دارالرحمت شرقی بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

ان سب کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم مولوی غلام محمد صاحب معلم اصلاح و ارشاد مرکزیہ (دم سم سکردو) قضاء الٰہی سے مورخہ 99-3-10 کو بمقام دم سم سکردو وفات پا گئے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت فردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر اصلاح و ارشاد)

☆☆☆☆☆☆

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مطالعہ کتب

ماہ اپریل 1999ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں حصہ سوم" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔

مقابلہ مضمون نویسی ششماہی

ششماہی دوم کے لئے مضمون کا عنوان "حضرت مسیح موعود کا بچوں سے حسن سلوک" مقرر ہے۔ مضمون مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31- جولائی 1999ء ہے۔ ناظمین اطفال زیادہ سے زیادہ اطفال سے مضامین لکھوا کر مرکز بھجوائیں۔

☆☆☆☆☆☆

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم سلطان احمد محمود صاحب دارالبرکات ربوہ کو مورخہ 99-3-14 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت عزیز الرحمٰن محمود نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر رحمت علی ظفر صاحب سابق کارکن الفضل کا پوتا اور مکرم ملک غلام نبی صاحب آف پڑتھانوالہ ضلع سیالکوٹ کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح۔ باعمر اور خادم دین بنائے۔

مکرم چوہدری نعیم اختر صاحب آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 23- مارچ 1999ء پہلے فرزند سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت "مبین احمد نعیم" نام ارشاد فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

نومولود مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب (مرحوم) آف لیہ کا پوتا اور چوہدری مقصود احمد صاحب آف ملویانوالہ ضلع فیصل آباد کا نواسہ ہے نیز ڈاکٹر چوہدری مظفر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ گلوسکو اور بشارت نوید صاحب مربی سلسلہ بورکینا فاسو کا بھتیجا ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کی عمر دراز کرے اور دین و دنیا کا خادم بنائے۔

☆☆☆☆☆☆

نکاح و تقریب رخصتانہ

○ مکرم مرزا نفیس بیگ صاحب ابن مکرم مرزا محمد سعید بیگ صاحب مرحوم (چونکی) علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا نکاح ہمراہ عزیزہ فرحت انعام صاحبہ دختر مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب لٹن روڈ لاہور کے ساتھ بعوض حق مہر ساٹھ ہزار روپے مورخہ 27- جنوری 1999ء کو مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے پڑھا۔ مورخہ 31- جنوری 1999ء کو عزیزہ فرحت انعام صاحبہ کی رخصتانہ کی تقریب بمقام لاہور پیلس (شادی گھر) سے ہوئی اور مورخہ یکم فروری 1999ء کو عزیزم مکرم مرزا نفیس بیگ صاحب کا ولیمہ فور سیزن لاہور میں ہوا۔ رخصتانہ اور ولیمہ کی تقریب میں مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور / صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور نے دعا کروائی۔ مکرم مرزا نفیس بیگ صاحب کے والد مکرم محمد سعید بیگ صاحب سلسلہ کے لئے قربانی کرنے والے تھے۔ احباب جماعت دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور سلسلہ کے لئے مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

نمایاں کامیابی

مکرم شفیق الرحمٰن اطہر صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ بہاولپور شہر لکھتے ہیں۔

عزیزم ندیم احمد ولد محمد معین اختر کارکن وکالت مال اول تحریک جدید نے 1996ء-1998ء سیشن میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور سے M.Sc فزکس میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ عزیزم نے 1124/1400 (80.2%) نمبر حاصل کئے ہیں۔

احباب کی خدمت میں مزید نمایاں کامیابیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆☆☆☆☆☆

نکاح

○ مکرم ملک بشیر احمد صاحب اعوان (انسپکٹر وقف جدید) 23/15 دارالیمن شرقی ربوہ کے بیٹے عزیز نعمان احمد ملک کا نکاح عزیزہ عابدہ مبارک بنت مکرم مبارک احمد صاحب پولیس لائنز سرگودھا کے ساتھ بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم محمد احمد صاحب نعیم صدیقی مربی سلسلہ سرگودھا شہر نے مورخہ 99-3-23 کو کوارٹر نمبر 13 پولیس لائنز سرگودھا میں پڑھا۔

عزیز نعمان احمد ملک مکرم ملک محمد عظیم صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ حال زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ بوچھال کلاں ضلع چکوال کے پوتے ہیں۔ اور عزیزہ عابدہ مبارک مکرم چوہدری محمد سلیمان صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 86 شمالی ضلع سرگودھا کی پوتی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بہت مبارک فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

اعلان دارالقضاء

(مکرم عبدالحفیظ صاحب بابت ترکہ مکرم عبدالعزیز صاحب)

مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب ولد مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب معرفت مکرم صفی الرحمٰن خورشید صاحب (نصرت آرٹ پریس ربوہ) نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعات نمبر 42-43/18 دارالرحمت وسطی ربوہ رقبہ ایک کنال (فی قطعہ 10 مرلہ) ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل شدہ ہیں۔ یہ دونوں قطعات میرے نام منتقل کر دیئے جائیں۔ میرے علاوہ میری ایک ہمشیرہ محترمہ امۃ الحئی صاحبہ بھی ان کی وارث ہیں۔ ان کو بھی یہ قطعات میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆☆☆☆☆☆

امداد طلباء
مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی امانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

اتوار 4- اپریل 1999ء

12-35 a.m.	التفسیر الکبیر سبق نمبر 36
1-00 a.m.	مجلس سوال و جواب۔
2-25 a.m.	حضور کے ساتھ چلڈرن کلاس۔
4-55 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
5-20 a.m.	لقاء مع العرب
6-20 a.m.	ثاقب زیروی صاحب سے انٹرویو حصہ سوم۔
7-00 a.m.	اردو کلاس۔
8-05 a.m.	حکایات شیریں۔ کہانی نمبر 2
8-50 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
10-55 a.m.	چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
11-20 a.m.	مجلس عرفان۔
12-40 p.m.	لقاء مع العرب۔
1-45 p.m.	اردو کلاس۔
5-00 p.m.	خطبہ جمعہ (دوبارہ)
7-10 p.m.	انگریزی دان دوستوں سے حضور کی ملاقات۔
8-25 p.m.	چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو پروگرام۔
10-20 p.m.	اردو کلاس
11-45 p.m.	لقاء مع العرب

☆☆☆☆☆☆

یوم مصلح موعود

○ واقفین نو نارووال نے یوم مصلح موعود منایا اس میں تمام واقفین نو اور ان کی ماؤں نے شرکت کی تلاوت اور نظم کے بعد 8 بچوں نے حضرت مصلح موعود سے متعلق نظمیں پڑھیں اور 8 تقریریں ہوئیں جو نگران ٹیچرز اور واقفین نو کی ماؤں نے کیں۔

☆☆☆☆☆☆

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 2۔ اپریل۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 30 درجے سنٹی گریڈ
3۔ اپریل۔ غروب آفتاب۔ 6-32
4۔ اپریل۔ طلوع فجر۔ 4-27
4۔ اپریل۔ طلوع آفتاب 5-51

عالمی خبریں

یوگوسلاویہ پر نیٹو کی مسلسل بمباری

یوگوسلاویہ کے خلاف نیٹو کے فضائی حملے جاری ہیں۔ ان ہوائی حملوں میں ایک اہم دریائی پل کو تباہ کردیا گیا ہے۔ نیٹو نے اپنے فضائی حملوں کا دائرہ بلغراد کے قدیم علاقوں تک بڑھا دیا ہے۔ نیٹو کی فوجی کمیٹی کے چیئرمین جرمن جنرل کلاؤس ناؤمن نے کہا ہے کہ یوگوسلاویہ پر بمباری میں کوئی ڈھیل نہیں دی جائے گی اور ایسٹر میں بھی یوگوسلاویہ پر بمباری جاری رکھی جائے گی۔ نیٹو کمانڈر نے کہا ہے کہ کسووو کے باشندوں کے قتل عام کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ امریکی جنرل ویسلی کلارک نے بتایا ہے کہ یوگوسلاویہ پر بمباری کے نتیجہ میں سربوں کی جنگی قوت بڑی حد تک تباہ ہو چکی ہے۔

کشمیری حریت پسندوں کے خلاف بھارتی فوج کا آپریشن

مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کے کمانڈر لیفٹیننٹ جنرل کرشن پال نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ جلد ہی بھارتی فوج کشمیری مجاہدین کے خلاف ایک بڑا آپریشن شروع کرے گی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پہلے ہی بھارتی فوج نے حریت پسندوں کے خلاف بڑی کامیابیاں حاصل کی ہیں لیکن ان کی کشمیر میں آمد بدستور جاری ہے۔ دریں اثناء کل جماعتی حریت کانفرنس نے بھارتی فوج کے مقبوضہ کشمیر میں مظالم کی شدید مذمت کی ہے اور ان کے ایک نمائندے نے کہا ہے کہ بھارت کی فوجی دہشت گردی تحریک آزادی کو کبھی ختم نہیں کرسکے گی۔ بھارت کشمیر کے مسئلہ پر پہلے ہی تنہا رہ گیا ہے اور زیادہ دیر اپنا غاصبانہ قبضہ برقرار نہیں رکھ سکے گا۔ مجاہدین کی قربانیاں اپنا رنگ لائیں گی اور کشمیر بھارت کی غلامی سے جلد ہی آزاد ہو جائے گا۔

سربیا میں امریکی فوجیوں کی گرفتاری

سربیا نے مقدونیہ کے بارڈر پر تعینات تین امریکی فوجیوں کو گرفتار کرلیا ہے جنہیں سربیا کے ٹی وی پر پیش کیا گیا۔ ان امریکی فوجیوں کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ کیونکہ تینوں خوف زدہ معلوم ہوتے تھے۔ امریکی صدر کلنٹن نے اس پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ نیٹو کے لئے دھچکا ہے اور اب خطرے کی گھنٹی بج چکی ہے۔ لیکن انہوں نے کہا کہ امریکہ اپنی بری فوج کو اس علاقے میں نہیں بھیجے گا۔ تاہم نیٹو کے ہوائی حملے جاری رہیں گے۔ دریں اثنا روس نے اپنے لڑاکا جہازوں کو بحرہ روم جانے کا حکم دے دیا ہے۔ اور روسی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ کسووو کی جنگ سربیا کی سرحدوں کے باہر بھی نکل سکتی ہے۔ لیکن صدر کلنٹن نے کہا ہے کہ روس کا یہ اقدام فضول ہے۔

ایرانی صدر کا دورہ فرانس منسوخ

ایران کے صدر محمد خاتمی نے اپنے دورے کے دوران سرکاری تقریبات میں شراب پیش کئے جانے کے مسئلے پر فرانس کا دورہ منسوخ کردیا ہے۔ خاتمی کا مطالبہ تھا کہ پروٹوکول کے سلسلے میں سرکاری تقریبات میں شراب پیش نہ کی جائے۔ جس پر دونوں حکومتوں میں اتفاق رائے نہ ہوسکا اور صدر ایران محمد خاتمی نے اپنا دورہ فرانس منسوخ کردیا۔

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپیں

حزب المجاہدین نے مقبوضہ کشمیر میں خونریز جھڑپوں کے دوران ایک بھارتی فوجی کرنل اور 35۔ بھارتی فوجی ہلاک کردیئے۔ مجاہدین کے حملوں میں ایک فوجی جیپ اور ٹرک بھی تباہ ہوگئے۔ بھارتی فوجیوں نے انتقامی طور پر عام شہریوں کا قتل عام شروع کردیا اور نہتے کشمیری نوجوانوں کو اس وقت گولی ماردی جب کہ وہ پاکستان کی ہندوستان پر کرکٹ میچ میں فتح کے موقع پر خوشی کا اظہار کررہے تھے۔

افغانستان میں جنگ کا خطرہ

افغانستان میں دوبارہ جنگ کا خطرہ بڑھ گیا ہے اور مختلف فریقوں نے مذاکرات جاری رکھنے کے لئے اپنی اپنی شرائط مزید سخت کردی ہیں جس کی وجہ سے مذاکرات کا اگلا دور خطرے میں پڑ گیا ہے۔ طالبان کے ترجمان نے کہا ہے کہ اگر مخالفین ان کی حکومت کو تسلیم کرکے نافذ کردہ شریعت کی بھی حمایت کریں تو وہ مذاکرات کے لئے تیار ہیں۔ اس کے مقابل پر شمالی اتحاد کا کہنا ہے کہ ایسی حکومت قائم کی جائے جو تمام افغانوں کے لئے قابل قبول ہو۔ بہرحال تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ ایسے حالات میں دوسرا دور ناممکن نظر آتا ہے۔

ملکی خبریں

فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے تجاویز

وزیراعظم محمد نواز شریف نے مختلف دینی جماعتوں کے لیڈروں کو اپنی صدارت میں بٹھا کر فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے مختلف تجاویز پر غور کیا۔ اجلاس میں تحریک جعفریہ کے لیڈر علامہ ساجد علی نقوی اور سپاہ صحابہ کے مولانا ضیاء القاسمی کے علاوہ ساجد میر' ڈاکٹر اسرار احمد اور دیگر علماء نے شرکت کی۔ ان تمام دینی رہنماؤں نے دہشت گردی اور فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے تجاویز پیش کیں۔ جس پر سفارشات کے لئے دس رکنی علماء کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا جو دس روز میں اپنی سفارشات وزیراعظم کو پیش کرے گی۔ جس کے تحت موجودہ قوانین میں ترامیم یا نئے قانون مرتب کئے جائیں گے۔ اس خصوصی کمیٹی کی قیادت ڈاکٹر اسرار کریں گے۔

ایس پی ایس ریفرنس

سپریم کورٹ کے جسٹس ارشاد حسن خان نے کہا ہے کہ بینظیر بھٹو کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔ فریقین کے ساتھ مساوی سلوک کیا جائے گا۔ کیونکہ ایسا کرنا عدالت کی ذمہ داری ہے۔ ریفرنس کی سماعت شفاف اور غیر جانبدارانہ ہوگی۔ اور انصاف ہوتا نظر آئے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر وکلاء سوئس دستاویزات سے مطمئن نہیں تو انہیں جعلی ثابت کرنے کی ذمہ داری بھی انہیں پر ہوگی۔

کراچی میں دہشت گردی

کراچی میں مذہبی تنظیم سنی تحریک کے رہنما سمیت تین افراد کو گولی مار کر ہلاک کردیا گیا۔ امریکی قونصل خانہ کے قریب بھی دو نوجوانوں کو قتل کردیا گیا۔ جس پر پولیس نے مختلف علاقوں میں چھاپے مارے اور 26۔ افراد کو گرفتار کرلیا اور ان سے اسلحہ بھی برآمد کرلیا گیا۔ اس واقعہ کے بعد علاقہ میں شدید کشیدگی پھیل گئی۔ سنی تحریک کے کارکنوں نے زبردستی دکانیں بند کرانی چاہیں تو دکانداروں اور سنی کارکنوں میں تصادم ہوگیا۔ جس سے 6۔ افراد زخمی ہوگئے۔ نیم فوجی دستوں کا گشت شروع ہوگیا۔

سپریم کورٹ پر حملہ کیس

سپریم کورٹ پر حملہ کیس کے سلسلہ میں عدالت نے 8۔ مسلم لیگی کارکنوں پر فرد جرم عائد کردی اور ان کو 10۔ اپریل کو عدالت میں حاضر ہونے کے لئے کہا گیا۔ سینئر سول جج اسلام آباد منصف منہاس نے نامزد ملزمان کو فرد جرم میں سپریم کورٹ میں توڑ پھوڑ کا ذمہ دار قرار دیا لیکن ملزمان نے صحت جرم سے انکار کردیا ہے۔ لیگی کارکن آئندہ پیشی پر صفائی پیش کریں گے۔

بینظیر بھٹو کی تحریک

پیپلز پارٹی کے چیئرپرسن اور قائد حزب اختلاف بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ تحریک کے لئے ہماری دی گئی کال حکمرانوں کی رخصتی کا پیغام لے کر آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کی حالت بد سے بدتر ہوتی جارہی ہے ملک شدید معاشی بحران کا شکار ہے اور عوام پیپلز پارٹی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ لیکن ہم وقت آنے پر حکومت کے خلاف تحریک کی کال دیں گے۔ یہ باتیں انہوں نے سکھر میں صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اصولوں پر کوئی سودے بازی نہیں کریں گے۔ نواز شریف نے جمہوریت کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور غیر جمہوری عوام دشمن پالیسیاں لوگوں پر مسلط کی جارہی ہیں۔

جامع نظام تعلیم کی ضرورت

صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ وسائل کا بڑا حصہ تعلیم کے لئے مخصوص کرنے کی ضرورت ہے اور دوسری اقوام کا مقابلہ کرنے کے لئے جامع نظام تعلیم بنایا جانا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ نجی شعبہ کو چاہئے کہ وہ دیہی اور دور دراز علاقوں میں تعلیم عام کرنے پر توجہ دے۔ یہ باتیں انہوں نے تعلیمی فاؤنڈیشن کے چیئرمین سے گفتگو کرتے ہوئے کہیں۔

گمشدہ رسید بک

مجلس انصاراللہ چک نمبر 121/ج۔ب گوکھوال کی رسید بک نمبر 798 گم ہوگئی ہے۔ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔ احباب مطلع رہیں۔

(قائد مال مجلس انصاراللہ۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیوڈاکٹر
16/9 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

سکول یونیفارم
نصرت جہاں اکیڈمی اور دوسرے تمام تعلیمی اداروں کے بچوں اور بچیوں کا سکول یونیفارم دستیاب ہے۔
شہزاد گارمنٹس
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
212039

A1 GRADE & INSIGHT GUARANTY
TUITION
SCHOOL: ENG./UR.MED. ALL SUBJECTS
COLLEGE: ENGLISH; HOLISMOPATHY
PROFESSOR SAJJAD ☎ 212694
31/55 DAR-UL-ULOOM SHARQI RABWAH.

ریفریجریٹرز • ڈی فریزرز • ائیرکنڈیشنرز ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ سعود حامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ)
☎: 7223228 7357309
لاہور